ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

# امام قرافی وطوفی کے فقہی نظریات تقابلی مطالعہ: گوشہ ہائے فقہ اسلامی کے منتخب پہلو

# A Comparative Study of the Jurisprudential Theories of Imam Qarafi and Al-Tufi: Selected Aspects of Islamic Jurisprudence

**Hafiz Muhammad Talha Farooq**
*M Phil Scholar, Department of Islamic studies, The University of Lahore, Pakistan*
**Abdulrehman Shakir**
*M Phil, Lahore Leads University*
**Dr. Barkat Ullah Khan Qureshi**
*Village Akhundan Kakki post office Kakki, Tehsil Kakki District Bannu kpk*

**Abstract**

*This study offers a comparative analysis of the jurisprudential theories of Imam Qarafi and Al-Tufi, focusing on selected aspects of Islamic jurisprudence. It examines the distinctive approaches and interpretations of these two scholars in various legal issues, highlighting their unique perspectives and contributions. The research delves into their methodologies, principles of legal reasoning, and the contexts in which they formulated their opinions. By exploring the differences and similarities in their juristic thoughts, the study aims to provide a deeper understanding of the diversity within Islamic legal scholarship and the influence of historical and intellectual contexts on their interpretations.*

**Keywords**: *Imam Qarafi, Al-Tufi, Jurisprudential Theories, Islamic Jurisprudence, Comparative Study, Legal Reasoning*

## تعارف موضوع

امام قرافیؒ اور امام طوفیؒ دونوں اسلامی فقہ کے جلیل القدر علما میں شمار کیے جاتے ہیں۔ دونوں نے اپنی اپنی تصانیف میں مختلف فقہی مسائل پر تفصیلی بحث کی ہے۔ امام قرافیؒ کا تعلق مالکی مکتب فکر سے ہے جبکہ امام طوفیؒ حنبلی مکتب فکر کے عالم ہیں۔ ان دونوں علماء کے فقہی نظریات میں متعدد مسائل پر اتفاق واختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ مقالہ امام قرافیؒ اور امام طوفیؒ کے منتخب فقہی نظریات کا تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے، جس میں ان کے فقہ اسلامی کے مختلف گوشوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ خاص طور پر، مصالح مرسلہ، مصلحت کا مفہوم، اور معاملات وعبادات میں مصلحت کی اہمیت پر ان کے نظریات کا تقابل کیا جائے گا۔ امام طوفیؒ نے اپنے نظریات کو اپنی کتب "شرح مختصر روضۃ" اور "شرح اربعین نووی" میں تفصیل سے بیان کیا ہے، جبکہ امام قرافیؒ نے اپنی تصانیف میں مختلف مسائل پر اپنی رائے پیش کی ہے۔ اس مقالے کا مقصد ان دونوں علماء کے نظریات کو سامنے لانا اور ان میں پائے جانے والے اتفاقات واختلافات کو واضح کرنا ہے تاکہ اسلامی فقہ کے طلباء اور محققین کو ان نظریات کی اہمیت اور ان کے عملی اطلاقات کا بہتر فہم حاصل ہو سکے۔ اس تقابلی مطالعہ کے ذریعے ان علماء کے فقہی اصولوں اور ان کے عملی اطلاقات کی وضاحت کی جائے گی تاکہ قارئین کو اسلامی فقہ کے مختلف پہلوؤں کا جامع علم حاصل ہو۔ علامہ عزالدین بن عبد السلامؒ کے بعد آپؒ کے تلمیذ امام قرافیؒ اور امام طوفیؒ نے علم مقاصد شرعیہ کو موضوع بحث بنایا۔ مقالہ ہذا میں دونوں کا مختصر تعارف اور منہج مقاصدی بیان کیا جاتا ہے۔

## تعارف امام قرافیؒ

### نام ونسب وپیدائش

آپؒ کا پورا نام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس بن عبد الرحمٰن منہاجی، مصری، قرافی مالکی ہے۔ قبیلہ منہاج کی طرف نسبت کی وجہ سے منہاجی جبکہ مصر میں پیدائش، تعلیم وتعلم اور وفات کی وجہ سے مصری کہلائے۔ آپؒ جس نسبت کی وجہ سے سب سے زیادہ مشہور ہوئے وہ قرافی ہے جو مصر کی مشہور بستی قرافہ کی طرف نسبت ہے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے مفسر، محدث، فقیہہ، اصولی، متکلم، مقرر، مناظر اور علوم اسلامیہ میں ماہر تھے۔ فقہاء مالکیہ میں آپؒ کو بلند مقام حاصل تھا۔ آپؒ کی پیدائش 626ھ میں مصر میں ہوئی۔1

### کنیت ولقب:

آپؒ کی کنیت ابو العباس ہے جبکہ "شھاب الدین" کے لقب کے ساتھ مشہور ہوئے۔2

### علمی اسفار:

آپؒ نے ابتدائی علوم مصر کی بستی "بوش" سے حاصل کیے، پھر قاھرہ کا سفر کیا جہاں سلطان العلماء عزالدین بن عبد السلامؒ کی خدمت میں بیس سال تک رہے، تفسیر، حدیث، فقہ واصول، علم الکلام اور دیگر علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی۔ تمام عمر درس وتدریس میں مصروف رہے اور مصر میں ہی وفات پائی۔3

### اساتذہ وشیوخ:

آپؒ نے اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے، آپ کے مشہور اساتذہ میں امام عزالدین بن عبد السلامؒ، امام شرف الدین محمد بن عمران شریف کرکیؒ، قاضی القضاۃ شمس الدین ابو بکر محمد بن ابراھیم مقدسیؒ، شیخ شمس الدین خسرو شاہی اور جمال الدین ابن حاجب وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔4

---

1 ابن فرحون، ابراھیم بن علی بن محمد، الدیباج المذھب فی معرفۃ أعیان علماء المذھب، بیروت دار الکتب العلمیۃ، (س۔ن)، ص:62۔ / الوافی بالوفیات، ج:6، ص:146۔ / معجم المؤلفین، ج:1، ص:158۔

2 ایضاً۔

3 الدیباج المذھب، ص:63۔ / الوافی بالوفیات، ج:6، ص:146۔

4 الدیباج المذھب، ص:٦٣۔ / الوافی بالوافیات، ج:٦، ص:١٤٦۔

**تلامذہ:**

علامہ قرافیؒ مرجع خلائق تھے۔ دور دراز کے ممالک سے طلباء آپؒ کے پاس تحصیل علم کے لیے حاضر ہوتے۔ تاہم مشہور تلامذہ میں عبد الرحمٰن بن عبد الوھاب ابن بنت الاعزؒ، ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم البقوریؒ اور شیخ شمس الدین اکفانیؒ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔[5]

**کتب:**

آپؒ نے علم العقائد، فقہ واصول، قواعد فقہیہ، لغت عربیہ اور دیگر متفرق علوم پر بے شمار کتب تحریر کیں۔ تاہم مشہور کتب درج ذیل ہیں۔

1) الذخیرۃ
2) أنوار البروق فی انواء الفروق
3) الاحکام فی تمییز الفتاوی عن الاحکام
4) الیواقیت فی احکام المواقیت
5) شرح تنقیح الفصول
6) الخصائص
7) الاجوبۃ الفاخرۃ فی الرد علی الاسئلۃ الفاخرۃ
8) مختصر تنقیح الفصول
9) شرح التھذیب
10) شرح محصول فخر الدین الرازی[6]

**وفات:**

آپؒ کی وفات دیر طین کے مقام پر جمادی الثانی 684ھ میں ہوئی اور قرافہ کے مقام پر تدفین ہوئی۔[7]

---

5 طبقات الشافعیۃ الکبری، ج:۸، ص:۱۷۲۔ / الدیباج المذہب، ص:۳۲۲۔ / الوافی بالوفیات، ج:۶، ص:۱۴۷۔

6 الاعلام للزرکلی، ج:1، ص:95۔ / معجم المؤلفین، ج:1، ص:158۔ / الوافی بالوفیات، ج:6، ص:147۔

7 الدیباج المذھب، ص:66۔ / معجم المؤلفین، ج:1، ص:158۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

**اسلوب مقاصدی:**

علامہ قرافیؒ نے اپنے منہج مقاصدی میں علامہ عزالدین بن عبد السلام کا تتبع و پیروی کی ہے۔ آپؒ کی تین کتب "شرح تنقیح الفصول"، "الفروق" اور "نفائس الاصول" میں مقاصد شرعیہ کا مفہوم، مقاصدی تقسیمات، مقاصد و وسائل میں فرق، مقاصد میں ترجیحات اور مقاصدی قواعد سے متعلق ابحاث ملتی ہیں۔

**مقاصد کا مفہوم:**

علامہ قرافیؒ کے نزدیک مقاصد شرعیہ مصالح کی تحصیل اور مفسدہ کے ازالہ کو متضمن ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"مقاصد وهی المتضمنة للمصالح والمفاسد فی انفسها"8

"مقاصد مصالح اور مفاسد کو بنفسِ نفیس متضمن ہوتے ہیں"

جبکہ شرح تنقیح الفصول میں قیاس کے باب میں مناسب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"المناسبة ماتضمن تحصيل مصلحة او درء مفسدة"9

"مناسب مصلحت کے حصول یا مفسدہ کے ازالہ کو متضمن ہوتی ہے۔"

**مقاصدی تقسیمات:**

علامہ قرافیؒ مقاصد و مصالح کو مختلف اعتبارات سے مختلف اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

**1) پہلی تقسیم دنیوی و اُخروی اعتبار سے**

آپؒ مصالح کو دو بڑی اقسام دنیوی مصالح اور اُخروی مصالح میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"کون المناسب مناسباً اما ان یکون لمصلحة تتعلق بالدنیا او لمصلحة تتعلق بالآخرة۔"10

"حکم کی بنیاد مصلحت پر ہو تو پھر مصلحت کا تعلق دنیا کے ساتھ ہو گا یا آخرت کے ساتھ ہو گا۔"

اُخروی مصالح میں نفس کی ریاضت، تہذیب اخلاق، جنت میں دخول اور جہنم سے بچاؤ سے متعلقہ امور کو بطور امثلہ بیان کرتے ہیں جبکہ دنیاوی مصالح میں ضروریات، حاجیات اور تحسینیات سے متعلقہ امور کو بیان کرتے ہیں۔ 11

---

8 القرافی، شھاب الدین، احمد بن ادریس، انوار البروق فی انواء الفروق، عالم الکتب، (س۔ن) ج:2، ص:33۔

9 شرح تنقیح الفصول، ص:۳۹۱۔

10 القرافی، شھاب الدین احمد بن ادریس، نفائس الاصول فی شرح المحصول، محقق، عادل احمد، علی محمد معوض، مکتبہ نزار مصطفی الباز، الطبعۃ الاولی، 1995م، ج:7، ص:3255۔

11 ایضاً

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

**2)دوسری تقسیم درجہ و مرتبہ کے اعتبار سے**

علامہ قرافیؒ دنیاوی مصالح کو درجہ و مرتبہ کے اعتبار سے تین اقسام ضروری، حاجی اور تحسینی میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

**"اما التقسیم الاول: فھو علی ثلاثة اقسام لان رعایة تلک المصلحة اما ان تکون فی محل الضرورة أو فی محل الحاجة أولا فی محل الضرورة، ولا فی محل الحاجة۔" 12**

**"جہاں تک دنیاوی مصالح کا تعلق تو اس کی تین اقسام ہیں کیونکہ مصلحت کی رعایت یا تو ضرورت کے مقام پر ہوگی یا حاجت کے مقام پر ہوگی یا نہ ضرورت کے مقام اور نہ ہی حاجت کے مقام پر۔"**

**i) ضروریات**

علامہ قرافیؒ سے ضروری مصالح کی تعریف تو منقول نہیں البتہ آپؒ ضروری مصالح کو مقاصد خمسہ کی حفاظت پر مشتمل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

**"اما التی فی محل الضرورة فھی التی تتضمن حفظ مقصود من المقاصد الخمسة وھی حفظ النفس والمال، والنسب والدین والعقل أما النفس فھی محفوظة بشرع القصاص--- وأما المال فھو محفوظة بشرع الضمانات والحدود وأما النسب فھو محفوظ بشرع الزواجر عن الزنا--- واما الدین فھو محفوظ بشرع الزواجر عن الردة والمقاتلة مع اھل الحرب--- وأما العقل فھو محفوظ بتحریم المسکر۔"13**

"جہاں تک مصالح ضروریہ کا تعلق ہے تو وہ مقاصد خمسہ کی حفاظت کو متضمن ہیں اور وہ نفس، مال، نسب، دین اور عقل کی حفاظت کرنا ہے۔ پس نفس کو قصاص کی مشروعیت کے ساتھ محفوظ کیا گیا---مال کو ضمانات اور حدود کی مشروعیت کے ساتھ محفوظ کیا گیا، نسب کو زنا کی سزاؤں کے ذریعے محفوظ کیا گیا--- دین کو ارتداد اور کفار کے ساتھ مقاتلہ کی سزاؤں سے محفوظ کیا گیا--- اور عقل کو نشہ آور چیزوں کی حرمت کے ذریعے محفوظ بنایا گیا۔"

**مقاصد خمسہ کی ترتیب**

علامہ قرافیؒ سے مقاصد خمسہ کی دو طرح سے ترتیب منقول ہے۔ پہلی ترتیب وہ ہے جو ما قبل ضروری مصالح کے ذیل میں بیان ہوئی، اور جس کے مطابق سب سے پہلا درجہ نفس کا ہے پھر مال کا پھر نسب کا پھر دین کا اور آخری درجہ عقل کا ہے۔ جبکہ دوسری ترتیب میں آپؒ نفس کو بقیہ مقاصد پر ترجیح دیتے ہیں پھر دوسرا درجہ دین کا ہے پھر نسب کا، پھر عقل کا اور آخری درجہ مال کا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

---

12 القرافی، شھاب الدین احمد بن ادریس، نفائس الاصول فی شرح المحصول، محقق، عادل احمد، علی محمد معوض، مکتبہ نزار مصطفی الباز، الطبعۃ الاولی، 1995م، ج:7، ص:3255۔

13 نفائس الاصول فی شرح المحصول، ج:7، ص:3255

**"الكليات الخمس وهي حفظ النفوس والأديان والأنساب والعقول والأموال قيل والأعراض۔"14**

"کلیات خمسہ سے مراد نفوس، ادیان، انساب، عقول اور اموال کی حفاظت ہے جبکہ ایک قول اعراض کا بھی ہے۔"

ii)حاجیات

حاجیاتی مصالح میں علامہ قرافیؒ صغیرہ کے نکاح میں ولی کے متمکن کرنے کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔15

iii)تحسینیات

تحسینی مصالح کے ذیل میں آپؒ اچھے اخلاق وعادات اختیار کرنا، ناپاک اور گندی اشیاء سے بچنا، غلام سے شہادت کی اہلیت کو سلب کرنا اور عقد مکاتیب کو بطور امثلہ بیان کرتے ہیں۔16

**3)تیسری تقسیم شریعت کے اعتبار اور عدم اعتبار سے**

شریعت کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے علامہ قرافیؒ مصالح کو درج ذیل تین اقسام میں منقسم کرتے ہیں۔

i. مصالح معتبرہ

ii. مصالح ملغاۃ

iii. مصالح مرسلہ

چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

**"التقسيم الثانى الوصف المناسب اما ان يعلم ان الشارع اعتبره، اويعلم انه الغاه اولا يعلم واحد منهما۔"17**

"دوسری تقسیم یہ ہے کہ وصف مناسب کے بارے میں معلوم ہو کہ شارع نے اس کا اعتبار کیا ہے یا اس کو لغو قرار دیا ہے یا ان دونوں میں سے کچھ بھی معلوم نہ ہو۔"

علامہ قرافیؒ نے مصالح معتبرہ کی مثالوں میں نشہ کی علت کی وجہ سے نشہ آور چیزوں کے حرام ہونے اور مشقت کے باعث حائضہ سے نماز کے ساقط ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔18

---

14شرح تنقیح الفصول، ص:391۔

15نفائس الاصول فی شرح المحصول، ج:7، ص:3256۔

16نفائس الاصول فی شرح المحصول، ج:7، ص:3256۔

17نفائس الاصول فی شرح المحصول، ج:7، ص:3259۔

18نفائس الاصول فی شرح المحصول، ج:7، ص:3259۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

جبکہ مصالح ملغاۃ ومرسلہ کی مثالیں بیان نہیں کرتے۔

### مقاصد ووسائل میں فرق

علامہ قرافیؒ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مقاصد ووسائل کے مابین تمیز وفرق قائم کیا۔ چنانچہ وسیلہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

**"موارد الاحکام علی قسمین مقاصد وھی المتضمنة للمصالح والمفاسد فی انفسھا ووسائل وھی الطرق المفضیة الیھا وحکمھا حکم ما افضت الیه من تحریم و تحلیل۔"19**

"احکام کاورود دو قسم پر ہے، ان میں سے ایک مقاصد ہیں جو بنفس نفیس مصالح ومفاسد کو متضمن ہیں اور دوسرا وسائل اور وہ ایسے طریقے ہیں جو ان مصالح ومفاسد کی طرف لے جاتے ہیں اور ان کا حکم بھی حلت وحرمت کے اعتبار سے وہی ہو گا جس مقصد کی طرف یہ لے جائیں۔"

یعنی اگر وسیلہ واجب حکم کی طرف لے جائے گا تو اس کا شمار وسائل واجبہ میں ہو گا۔ اسی طرح حرام، مکروہ، مباح مندوب وغیرہ کی اقسام بن جائیں گی۔

### قواعد مقاصدی

علامہ قرافیؒ نے مقاصد کی تعریف واقسام کے ساتھ ساتھ بعض قواعد مقاصدی کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ شریعت کے بنیادی اصول جلب منفعت اور دفع ضرر کی طرف مختلف قواعد کے ذریعے رہنمائی کی ہے۔ مثلاً قاعدہ "تصرف الامام علی الرعیة منوط بالمصلحة"20 کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

**"یقدم فی کل ولایة من ھو أقوم بمصالحھا علی من ھو دونه۔"21**

"مقدم کیا جائے گا ہر ولایت میں اس شخص کو جو مصالح کو زیادہ قائم کرنے والا ہو بانسبت اس شخص کے جو اس سے کم ہے۔"

یعنی ہر ولایت خواہ اس کا تعلق نظام مملکت سے ہو، نظام عدالت سے ہو یا خاندانی نظام سے اس کا تعلق مصلحت کے ساتھ ہے۔ اور جو شخص مصالح کو زیادہ قائم کرنے والے ہو گا وہ بقیہ افراد پر مقدم ہو گا۔

قاعدہ "اعتماد الأوامر المصالح والنواھی المفاسد" کو ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں:

**"اعلم ان الأوامر تتبع المصالح کما ان النواھی تتبع المفاسد۔" 22**

"جان لو کہ اوامر مصالح کی پیروی کرتے ہیں جیسکہ نواھی مفاسد کی پیروی کرتے ہیں۔"

---

19 انوار البروق فی انواء الفروق، ج:2، ص:33۔

20 ابن نجیم مصری، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیة، الطبعة الاولی، 1999م، ص:104۔

21 انوار البروق فی انواء الفروق، ج:2، ص:157۔

22 انوار البروق فی انواء الفروق، ج:2، ص:94۔

JAHAN e TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اسی طرح مصالح و مفاسد میں ترجیح سے متعلقہ قواعد کو بھی مختلف عبارات میں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً قاعدہ "درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح"23 کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں:

**"عناية صاحب الشرع والعقلاء بدرء المفاسد اشد من عنايتهم بالمصالح۔"24**

"صاحب شرع اور عقلاء کی زیادہ توجہ مفاسد کے دور کرنے پر ہوتی ہے بانسبت مصالح کی تحصیل کے۔"

قاعدہ **"اذا تعارض مفسد تان روعی اعظمھما ضررا بارتکاب اخفھما"**25 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

**"وقاعدة الجزية مشتملة على التزام المفسدة القليلة لدفع المفسدة العظيمة۔"26**

"اور جزیہ کا قاعدہ مشتمل ہے عظیم مفسدہ کو دور کرنے کے لیے قلیل مفسدہ کے التزام پر۔"

اسی طرح قاعدہ "المشقۃ تجلب التیسیر"27 کو کچھ اس انداز سے واضح کرتے ہیں:

**"ان المشاق قسمان: احدهما لاتنفک عنه العبادة كالوضو ء والغسل فى البرد والصوم فى النهار الطويل ونحو ذلک فهذا القسم اليوجب تخفيفا فى العبادة وثانيهما المشاق التى تنفک العبادة عنها وهى ثلاثة انواع نوع فى الرتبة العليا كالخوف على النفوس والأعضاء والمنافع فيوجب التخفيف۔۔۔ ونوع فى المرتبة الدنيا كأدنى وجع فى اصبع فتحصيل هذه العبادة اولىٰ من درء هذه المشقة لشرف العبادة وخفة هذه المشقة النوع الثالث مشقة بين هذين النوعين فما قرب من العلياء اوجب التخفيف وما قرب من الدنيا لم يوجبه۔"28**

"بے شک مشقت کی دو اقسام ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس سے عبادت کو جدا نہیں کیا جا سکتا جیسکہ سردی میں وضوء اور غسل، طویل دن میں روزہ رکھنا وغیرہ پس یہ قسم عبادت میں تخفیف واجب نہیں کرتی۔ مشقت کی دوسری قسم جس کو عبادت سے جدا کیا جا سکتا ہے، اس کی تین انواع ہیں۔ پہلی نوع رتبہ میں سب سے بلند ہے جیسکہ نفس، اعضاء اور منافع کے ضیاع کا خوف وغیرہ، پس یہ نوع تخفیف کو واجب کرتی ہے کیونکہ ان امور کی حفاظت دنیا و آخرت کے مصالح کا سبب ہے۔۔۔۔ دوسری نوع مرتبہ میں سب سے ادنیٰ ہے جیسکہ انگلی میں تھوڑی سی درد، پس اس صورت میں عبادت کا حصول اولیٰ ہے بانسبت مشقت کو دور کرنے سے عبادت کے عظیم اور مشقت کے خفیف ہونے کی وجہ سے اور تیسری نوع ان دونوں کے مابین ہے پس

23 الأشباہ والنظائر لابن نجیم، ص:78۔

24 شرح تنقیح الفصول، ص:168۔

25 الاشباہ والنظائر لابن نجیم، ص:76۔

26 انوار البروق فی انواء الفروق، ج:3، ص:11۔

27 الاشباہ والنظائر لابن نجیم، ص:64۔

28 انوار البروق فی انواء الفروق، ج:1، ص:۱۱۸، ۱۱۹۔

جو اعلیٰ درجے کے قریب ہو گی وہ تخفیف کو واجب کرے گی اور جو ادنیٰ درجے کے قریب ہو گی وہ تخفیف کو واجب نہیں کرے گی۔"

### مصالح میں ترجیحات

علامہ قرافیؒ کے نزدیک مصالح ضروریہ کو مصالح حاجیہ اور مصالح حاجیہ کو مصالح تحسینیہ یا تتمات پر ترجیح حاصل ہو گی۔29 اسی طرح مقاصد خمسہ میں سے نفس کو دین پر، دین کو نسب پر، نسب کو عقل پر اور عقل کو مال پر ترجیح حاصل ہو گی۔30 جبکہ دوسری ترتیب کے مطابق نفس کو مال پر، مال کو نسب پر، نسب کو دین پر اور دین کو عقل پر ترجیح حاصل ہو گی 31 اسی طرح مصالح و مفاسد میں تعارض کی صورت میں مفاسد کو دور کرنا زیادہ اولیٰ ہے 32 جبکہ دو مفاسد میں تعارض کی صورت میں قوی مفسدہ کا دور کرنا ارجح ہے۔33

الغرض علامہ قرافیؒ نے اپنی کتب "نفائس الاصول" اور شرح تنقیح الفصول میں قیاس وعلت کی بحث میں مصلحت کا مفہوم، مصالح کی تقسیمات، مصالح میں ترجیحات، مصالح و وسائل میں فرق، وسائل کی اقسام جیسے موضوعات پر ابحاث چھوڑی ہیں مزید بر آں اپنی کتاب "الفروق" میں قواعد مقاصدی سے خصوصی اعتناء برتا ہے۔

### تعارف علامہ طوفیؒ

### نام ونسب وپیدائش

آپؒ کا پورا نام سلیمان عبد القوی بن عبد الکریم بن سعید طوفی الصرصری البغدادی ہے، بغداد کے نواحی علاقے "صرصر" کی بستی "طوف" کی طرف نسبت کی وجہ سے طوفی، "صرصر" کی طرف نسبت کی وجہ سے الصرصری اور بغداد کی طرف نسبت کی وجہ سے بغدادی کہلائے۔ مشہور مفسر، محدث، لغوی فقیہہ اور اصولی تھے، اپنے دور میں حنبلی فقہاء میں بلند مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ آپؒ کی تاریخ پیدائش میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے تاہم اکثر اصحاب سیر کے نزدیک آپؒ کی پیدائش بستی "طوف" میں 657ھ کو ہوئی۔34

---

29 شرح تنقیح الفصول، ص:391۔

30 ایضاً

31 نفائس الاصول فی شرح المحصول، ج:7، ص:3255۔

32 شرح تنقیح الفصول، ص:168۔

33 انوار البروق فی انواء الفروق، ج:3، ص:11۔

34 ابن حجر عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، محقق مراقبۃ، محمد عبد المعید ضان، حیدر آباد، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، 1972م، ج:2، ص:295۔ / ابن رجب حنبلی، زین الدین عبد الرحمن بن احمد، ذیل طبقات الحنابلۃ، محقق، عبد الرحمن بن سلیمان، الریاض مکتبۃ العبیکان، الطبعۃ الاولیٰ 2005م، ج:4، ص:404۔ / الأعلام للزرکلی، ج:3، ص:127۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

**کنیت ولقب**

آپؒ کی کنیت ابو الربیع تھی جبکہ نجم الدین کے لقب کے ساتھ مشہور ہوئے۔35

**علمی اسفار**

آپؒ نے ابتدائی علوم بستی طوف سے حاصل کیے پھر بغداد گئے جہاں تقی الدین زیراتیؒ، محمد بن حسین الموصلی، نصر فاروقیؒ، رشید بن ابو القاسم اور محدث ابو بکر القلانسیؒ سے لغت، فقہ واصول اور حدیث کے علوم حاصل کیے پھر دمشق گئے جہاں شیخ تقی الدینؒ، علامہ مزیؒ اور شیخ مجد الدین حرانیؒ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ پھر مصر گئے جہاں حافظ عبد المومن بن خلف اور قاضی سعد الدین سے حدیث کی سماعت کی۔ پھر حرمین شریفین کا سفر کیا اور ایک مدت تک وہاں قیام فرمایا۔ پھر قاہرہ گئے جہاں مدرسہ ناصریہ اور منصوریہ کے والی مقرر ہوئے، پھر شام گئے جہاں وفات تک آپؒ نے قیام فرمایا۔36

**اساتذہ وشیوخ**

آپؒ نے کثیر تعداد میں اساتذہ وشیوخ سے علم حاصل کیا تاہم مشہور اساتذہ میں تقی الدین الزیراتیؒ، محمد بن حسین الموصلیؒ، النصر فاروقیؒ، رشید بن ابو القاسمؒ، اسماعیل بن طبالؒ، قاضی تقی الدین سلمانؒ، علامہ مزیؒ، شیخ مجد الدین حرانیؒ، ابو الفتح بعلیؒ اور قاضی سعد الدینؒ کے نام نمایاں طور پر شامل ہیں۔37

**تلامذہ**

آپؒ کے کثیر تعداد میں علمی اسفار و تصانیف اس بات پر دال ہیں کہ بے شمار طلباء نے آپؒ سے اکتساب علم کیا تاہم کتب سیر آپ کے تلامذہ کے بارے میں خاموش دکھائی دیتی ہیں۔

**کتب**

آپؒ نے اصول دین، فقہ واصول، علم البیان والمعانی، علم الادب، اور حدیث پر بے شمار کتب تحریر کیں تاہم مشہور کتب درج ذیل ہیں:

1. بغية السائل فى امهات المسائل
2. الاكسير فى قواعد التفسير
3. الرياض النواضر فى الاشباه والنظائر
4. معراج الوصول
5. تحفة اهل الأدب فى معرفة لسان العرب

---

35 ذیل طبقات الحنابلۃ، ج:4، ص:404، / معجم المؤلفین، ج:4، ص:266۔ / الأعلام للزرکلی، ج:3، ص:127

36 ذیل طبقات الحنابلۃ، ج:4، ص:۴۰۴، ۴۰۵، 406، 415۔ / الدرر الکامنۃ، ج:2 ص:۲۹۵، ۲۹۶۔

37 ایضاً۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

6. تعالیق علی الاناجیل
7. شرح مقامات الحریری
8. مختصر روضۃ الناظر وجنۃ المناظر
9. مختصر الجامع للترمزی
10. شرح اربعین النووی[38]

### وفات

آپؒ کی تاریخ وفات کے بارے میں کئی اقوال ملتے ہیں۔ تاہم راجح قول کے مطابق آپؒ کی وفات ارض مقدسہ شام میں ماہ رجب میں 716ھ کو ہوئی۔[39]

### منہج مقاصدی

علامہ طوفیؒ نے اپنی کتب "شرح مختصر الروضۃ" اور "التعیین فی شرح الاربعین" میں مصلحت کا مفہوم، مصالح کی اقسام اور مصالح میں ترجیحات جیسے موضوعات پر بحث کی ہے۔ مزید بر آں آپؒ نے "رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ" کے عنوان سے ایک الگ رسالہ بھی تحریر کیا ہے جس میں آپؒ نے اپنا منفرد نظریہ مصالحی شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

### مصلحت کا مفہوم

امام طوفیؒ کے نزدیک مصلحت سے مراد جلب منفعت اور دفع ضرر ہے اور شریعت کے تمام احکامات میں اس کی رعایت لازمی قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"والمصلحة جلب نفع او دفع ضر۔"[40]

"مصلحت سے مراد نفع کا حصول اور ضرر کا ازالہ ہے"

پھر فرماتے ہیں:

"ثم ان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (لاضرر ولاضرار) یقتضی رعایة المصالح اثباتاً والمفاسد نفیا اذ الضرر ہو المفسدة فاذا نفاها الشرع لزم اثبات النفع الذی ہو المصلحة۔"[41]

---

38 الاعلام للنزرکلی، ج:3، ص:128۔ / ذیل طبقات الحنابلۃ، ج:4، ص:407۔

39 الاعلام للنزرکلی، ج:3، ص:128۔ / ذیل طبقات الحنابلۃ، ج:4، ص:415۔ / معجم المولفین، ج:4، ص:266۔

40 نجم الدین طوفی، سلیمان بن عبد القوی، شرح مختصر الروضۃ، محقق، عبد اللہ الترکی، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولیٰ 1987م، ج:3، ص:204۔

41 نجم الدین طوفی، رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ، محقق، ڈاکٹر احمد عبد الرحیم، الدار المصریۃ البنانیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، 1993م، ص:23۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"پھر آپ ﷺ کا فرمان: لاضرر ولاضرار، مصالح کی رعایت کا اثباتی طور پر اور مفاسد کا نفی کے طور پر تقاضہ کرتا ہے جبکہ ضرر سے مراد مفسدہ ہے پس جب شریعت نے مفاسد کی نفی کر دی تو نفع کا اثبات لازم ہو جاتا ہے جس کا نام مصلحت ہے۔"

## مصالح کی اقسام

پہلی تقسیم شریعت کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے۔

علامہ طوفیؒ مصالح کو شریعت کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے تین اقسام مصالح معتبرہ، مصالح ملغاۃ اور مصالح مرسلہ میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

**"وهی ثلاثة، القسم الاول هذا هو ما شهد الشرع باعتبار--- القسم الثانی ما شهد الشرع ببطلانه من المصالح--- القسم الثالث من المصالح مالم یشهد له الشرع ببطلان ولا اعتبار۔" 42**

"مصالح کی تین اقسام ہیں، پہلی قسم مصالح کی وہ ہے جن کے معتبر ہونے پر شریعت نے گواہی دی ہے--- دوسری قسم مصالح کی وہ ہے جن کے باطل ہونے پر شریعت نے گواہی دی ہے--- تیسری قسم مصالح کی وہ ہے جن کے اعتبار اور عدم اعتبار پر شریعت نے گواہی نہیں دی۔"

علامہ طوفیؒ مصالح معتبرہ میں خنزیر کی اون کے حرام ہونے، نشہ آور نبیذ کی حرمت اور عقد نکاح کے باوجود محرم عورتوں کے ساتھ وطی پر حد کے واجب ہونے کو بطور امثلہ بیان کرتے ہیں جبکہ مصالح ملغاۃ میں رمضان کے روزہ میں وطی کے کفارہ میں صاحب ثروت کو غلام آزاد نہ کرنے کی اجازت کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ 43

پھر مصالح مرسلہ کو تین اقسام مصالح تحسینی، مصالح حاجی اور مصالح ضروری میں تقسیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**"هذا القسم علی ثلاثة اضرب احدها التحسینی الواقع موقع التحسین والتزیین ورعایة حسن المناهج فی العبادات والمعاملات وحسن الادب فی السیرة بین الناس--- الضرب الثانی هو الحاجی الواقع فی رتبة الحاجة کتسلیط الولی علی تزویج الصغیرة لحاجة تقیید الکف--- الضرب الثالث الضروری ای الواقع فی رتبة الضروریات ای هو من ضرورات سیاسة العالم وبقائه وانتظام احواله وهو ماعرف التفات الشرع الیه والعنایة به کالضروریات الخمس۔" 44**

"مصالح مرسلہ کی تین اقسام ہیں پہلی قسم مصالح تحسینی ہیں جو تحسین و تزیین کے مقام پر وارد ہوئے ہیں اور عبادات و معاملات میں اچھے طریقے اپنانے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے میں جن کی رعایت مستحسن سمجھی جاتی ہے--- دوسری قسم حاجیاتی مصالح ہیں جو حاجت کے مقام پر واقع ہوئے ہیں جیسکہ کف کی شرط کی حاجت کی وجہ سے

42 شرح مختصر الروضۃ، ج:۳، ص:۲۰۵، ۲۰۶۔

43 ایضاً، ص:۲۰۵۔

44 شرح مختصر الروضۃ، ج:3، ص:۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

صغیرہ کے نکاح میں ولی کو مسلط کرنا۔۔۔۔ تیسری قسم مصالح ضروریہ ہیں جو ضرورت کے درجہ میں واقع ہیں جیسکہ سیاست مدن، بقاء اور انتظام وانصراف سے متعلقہ ضروری امور، اور جن کی طرف شریعت کی خصوصی توجہ مشہور و معروف ہے جیسکہ ضروریات خمسہ۔"

**مقاصد خمسہ کی ترتیب و تعداد**

علامہ طوفیؒ کے نزدیک ضروریات کی تعداد چھ ہے، چنانچہ آپؒ حفاظت عرض کو الگ سے مقاصد ضروریہ میں بیان کرتے ہیں۔ مزید بر آں آپؒ مقاصد ضروریہ میں سے دین کو بقیہ مقاصد پر مقدم کرتے ہیں، پھر عقل پھر نفس پھر نسب پھر عرض اور آخری درجہ مال کا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

**"الضروريات الخمس وهی حفظ الدين بقتل المرتد وعقوبة المبتدع وحفظ العقل بحد السكر، وحفظ النفس بالقصاص وحفظ النسب بحد الزنا وحفظ العرض بحد القذف وحفظ المال بقطع السارق۔"45**

"ضروریات خمسہ اور وہ دین کو محفوظ کیا گیا مرتد کے قتل اور بدعتی کو سزا دینے کے ساتھ اور عقل کی حفاظت کی گئی شراب کی حد کے ذریعے اور نفس کی حفاظت کرنا قصاص کے ذریعے اور نسب کی حفاظت کرنا زنا کی حد کے ذریعے اور عرض کی حفاظت کرنا حد قذف کے ساتھ اور مال کی حفاظت کرنا چور کے ہاتھ کاٹنے کے ساتھ۔"

**دوسری تقسیم شارع کے قصد کے اعتبار سے**

علامہ طوفیؒ شارع کے قصد کے اعتبار سے مصالح کو دو اقسام میں تقسیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

**"ثم هی تنقسم الی ما يقصده الشارع لحقه كا لعبادات والی ما لا يقصده الشارع لحقه كالعادات۔"46**

"پھر مصالح کو دو اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے ایک قسم وہ ہے کہ جن کا شارع نے اپنے حق کے طور پر قصد کیا ہے جیسکہ عبادات اور دوسری قسم وہ ہے کہ جس کا شارع نے اپنے حق کے طور پر قصد نہیں کیا جیسکہ عادات۔"

**ادلہ شرعیہ و مصالح میں ترجیحات**

علامہ طوفیؒ کے نزدیک ادلہ شرعیہ کے اُنیس ابواب ہیں۔ کتاب اللہ، سنت، اجماع اُمت، اجماع اہل مدینہ، قیاس، قول صحابی، مصلحت مرسلہ، استصحاب، براۃ اصلیہ، عادات، استقراء، سد الذرائع، استدلال، استحسان، اخذ بالاخف، عصمت، اجماع اہل الکوفۃ، اجماع العترۃ عند الشیعۃ اور خلفاء اربعہ کا اجماع۔ پھر ان انیس ادلہ شرعیہ میں سے نص اور اجماع کو سب سے قوی قرار دیتے ہیں، پس اگر کسی معاملے میں مصلحت اور نص و اجماع کے مابین تعارض ہو جائے تو معاملات و عادات کے باب میں مصلحت کو نص و اجماع پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ عبادات کے باب میں نص و اجماع کو مصلحت پر مقدم کرتے ہیں۔

---

45 شرح مختصر الروضۃ، ج:3، ص:209۔

46 رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ، ص:25۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

"وهذه الأدلة التسعة عشر اقواها النص والاجماع ثم هما إما ان يوافقا رعاية المصلحة اويخالفاها، فان وافقاها فبها ونعمت ولا تنازع--- وإن خالفاها وجب تقديم المصلحة عليهما بطريق التخصيص والبيان لهما لا بطريق الافتئات عليهما والتعطيل لهما كما تقدم السنة على القرآن بطريق البيان۔"47

"اور انیس ادلہ شرعیہ میں سے سب سے قوی نص واجماع ہیں پھر وہ یا تو مصلحت کی رعایت میں اس کے موافق ہوں گے یا مخالف، پس اگر وہ دونوں موافق ہوں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے اور اس میں کوئی تنازع نہیں۔۔۔ اور اگر وہ دونوں مخالف ہوں تو مصلحت کو ان دونوں پر مقدم کرنا واجب ہے تخصیص وبیان کے طریقے پر نا کہ ان کو چھوڑنے اور معطل کرنے کے طریقہ پر جیسکہ سنت کو بطریق بیان قرآن پر مقدم کیا جاتا ہے۔"

اسی طرح آپؒ مصلحت کو اجماع سے زیادہ قوی ترین دلیل قرار دیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

"ان رعاية المصلحة أقوى من الاجماع ويلزم من ذلك انها من ادلة الشرع لان الاقوى من الاقوى اقوى۔"48

"بے شک مصلحت کی رعایت کرنا اجماع سے زیادہ قوی ہے اور اس سے یہ لازم ہوتا ہے کہ یہ ادلہ شرعیہ میں سے ہے کیونکہ اقوی سے اقوی چیز زیادہ قوی ترین ہوتی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"وانما ترجع رعاية المصالح فى المعاملات ونحوها لان رعايتها فى ذلك هو قطب مقصود الشرع منها بخلاف العبادات فانها حق الشرع ولايعرف كيفية ايقاعها الامن جهته نصا واجماعاً۔"49

"اور بے شک مصالح کو معاملات اور اس کی مثل میں ترجیح دی جائے گی، کیونکہ معاملات وعادات کے باب میں شریعت کے مقصود کا مدار ہی مصالح کی رعایت پر ہے بخلاف عبادات کے پس وہ شریعت کا حق ہیں اور عبادات کے وقوع کی کیفیت کو نص واجماع کے علاوہ پہچانا نہیں جاسکتا۔"

اسی طرح آپؒ مصالح ضروریہ کو مصالح حاجیہ پر اور مصالح حاجیہ کو مصالح تحسینیہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ مقاصد خمسہ میں سے دین کو عقل پر، عقل کو نفس پر، نفس کو نسب پر، نسب کو عرض پر اور عرض کو مال پر ترجیح دیتے ہیں۔50

---

4747رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ، ص:۲۳،۲۴۔

48ایضاً، ص:25۔

49رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ، ص:27۔

50شرح مختصر الروضۃ، ج:3، ص:۲۰۸،۲۰۹۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

## خلاصہ بحث

الغرض علامہ طوفیؒ نے اپنی کتب "شرح مختصر روضۃ" اور "شرح اربعین نووی" میں مصلحت کا مفہوم، مصالح کی دو اقسام شریعت کے اعتبار و عدم اعتبار اور شارع کے قصد اور عدم قصد کے اعتبار سے بیان کی ہیں۔ پھر مصالح مرسلہ کو تین اقسام مصالح تحسینی، حاجی اور ضروری میں تقسیم کرتے ہیں، مقاصد ضروریہ میں حفاظت عرض کو شامل کرتے ہیں۔ آپؒ نے منفرد نظریہ بھی پیش کیا کہ معاملات کے باب میں مصلحت کو نص و اجماع پر مقدم کیا جائے گا جبکہ عبادات کے باب میں نص و اجماع کو مصلحت پر مقدم کیا جائے گا۔ اس نظریہ کو آپؒ نے اپنے مختصر رسالہ "رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ" میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس نظریہ کے منفرد ہونے کی بناء پر آج تک اس پر ابحاث جاری ہیں۔